ترجمان القرآن کی اشاعت میں پھر جبری التوا

ترجمان القرآن کے سلسلۂ اشاعت کو وقت کے برابر لانے کے لیے گذشتہ سہ ماہی میں ہم نے پے در پے متعدد اشاعتیں مرتب کیں۔ چنانچہ مارچ میں ہم مارچ اور اپریل کے دونوں شماروں کو مرتب کر کے انہیں مرحلۂ اشاعت سے گزارنے کی جدوجہد کر ہی رہے تھے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی طرف سے اچانک ایک انتباہی حکم موصول ہوا۔ اس کا نفسِ مدعا یہ تھا کہ چونکہ ترجمان القرآن کا کوئی پرچہ جولائی ۵۳ء کے بعد برانچ کو موصول نہیں ہوا، اور اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ رسالہ بند رہا ہے لہٰذا پریس کے فلاں فلاں قوانین کے تحت اس کا ڈیکلریشن از خود ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ اب ترجمان القرآن کی کوئی اشاعت بغیر اس کے سامنے نہیں لائی جا سکتی کہ اس کے پرنٹر پبلشر یہ ثابت کر دیں کہ جولائی ۵۳ء کے بعد رسالہ نکلتا رہا ہے۔

اس کے جواب میں ہمارے دفتر نے چٹھی نمبر ۲۵۲ مورخہ ۱۰-۳-۵۴ کے ذریعہ اس امرِ واقعی کو پیش کیا کہ دفتر کی طرف سے پریس برانچ کو پوری باقاعدگی سے رسالہ جا رہا ہے اور رسالہ نہ پہنچنے کی کوئی شکایت پریس برانچ کی طرف سے نہیں آئی۔ اسی کے ساتھ جولائی ۵۳ء کے بعد کی اشاعتوں کی ایک ایک جلد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پہنچا دی گئی۔ مورخہ ۲-۴-۵۴ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ایک اور حکم ملا جس میں بات کچھ مزید واضح ہو کر سامنے آئی وہ یہ کہ مارچ، اپریل، مئی اور جون ۵۳ء کی یکجائی اشاعت بروئے قاعدہ چونکہ ایک ہی شمارہ محسوب ہوتی ہے اور چونکہ ایکٹ XXV سنہ ۵۲ء کی دفعہ (۳) کی رو سے کسی ماہنامے کا دو ماہ مسلسل ناغۂ اشاعت کر دینا اس کے ڈیکلریشن کو از خود ختم کر دیتا ہے لہٰذا آپ کا ڈیکلریشن ختم ہو چکا ہے اور اب مزید کوئی شمارہ شائع نہ کیا جائے۔

اس پر ہمارے دفتر نے پریس برانچ کو ایک خط کے ذریعے اس غیر معمولی اشاعت کے مجبور کن پس منظر سے آگاہ کر دیا۔ وہ پس منظر یہ تھا کہ مارچ اپریل ۵۳ء کا رسالہ تیار ہو کر پریس جا رہا تھا کہ لاہور میں ۶ مارچ کو مارشل لا لگ گیا اور فوجی اقتدار نے اخبارات و جرائد پر "ملاحظۂ قبل اشاعت" (PRE-CENSORSHIP) کا فرمان نافذ کر دیا۔ ہم نے کتابت شدہ مواد کو حکام مجاز کے سامنے پیش کر دیا۔ اب یہ مواد باوجود یاد دہانیوں کے مارشل لا کے اٹھنے تک رکا پڑا رہا۔ عملاً ہم اسے جون کے آغاز میں حاصل کر سکے۔ اشاعت کے اس غیر اختیاری تعطل کی وجہ سے ہمیں مزید دو ماہ کی اشاعت فوراً مرتب کرنی پڑی، اور دو دو ماہ کی ان بالکل جداگانہ اشاعتوں کو ایک ٹائٹل میں رکھ کر خریداروں کو روانہ کر دیا گیا۔ اب اگر اس چہار ماہہ اشاعت

کو ایک ہی ماہانہ اشاعت شمار کرکے باقی مہینوں کو ناغۂ اشاعت کا زمانہ شمار کرکے کوئی اقدام کیا جائے تو یہ آخر کیسے مبنی بر انصاف ہو سکتا ہے؟

پھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی خدمت میں بھی پرنٹر پبلشر کی طرف سے ایک درخواست داخل کرکے اس حقیقت کے تمام پہلوؤں کو واضح کیا گیا۔ اس میں یہ مجبوری بھی بیان کی گئی کہ مارشل لاء اٹھنے کے بعد ترجمان القرآن کی چھپائی کے لیے تبدیلِ مطبع کی درخواست دی گئی کیونکہ مرکنٹائل پریس، جہاں رسالہ چھپتا تھا، ضمانت طلب کی جا چکی تھی۔ اس درخواست کی منظوری جون ۵۳ء کے پہلے ہفتے میں ملی۔

یہ امر واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ دو ماہ کا جبری وقفۂ اشاعت ۳۰ اپریل ۵۳ء کو ختم ہوتا تھا، اور دفتر ترجمان القرآن نے ۲۰ اپریل کو ہی پریس برانچ آفیسر اسٹڈ مرونز اور سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ دونوں کو بذریعہ رجسٹری شدہ خطوط اس مجبوراً صورتِ حالات سے آگاہ کر دیا۔

آخر کوئی بتلائے کہ ان حالات میں اشاعت کے مجبورانہ تلغے کی کوئی ذمہ داری ہم پر کیسے آتی ہے؟

تاہم قانون و ضابطہ کی دنیا میں دو ماہ کی کھینچا تانی کے بعد مورخہ ۷/۵/۵۴ کو ترجمان القرآن کے ڈکلریشن کی بحالی کا حکم ہمیں موصول ہوا ہے۔ ۵۳ء کے ٹھیک انہی مہینوں میں ترجمان القرآن کو جبری التواء کی آزمائش سے گذرنا پڑا ہے، جن میں وہ ۵۳ء کے دوران میں ایسی ہی آزمائش سے گذرا تھا۔ اس التواء سے جو مالی اور انتظامی نقصانات ہوئے ہونگے وہ تو ہوئے، بہت بڑا نقصان یہ پہنچا ہے کہ مارچ، اپریل کے شماروں میں جو مضامین وقت کے بعض خاص مسائل کو پیشِ نظر رکھ کر لکھے گئے تھے، وہ اپنے وقت پر شائع ہو کر ملک کی فکری فضا پر اثر انداز نہ ہو سکے، اور اب بعد از وقت ان کی اشاعت بڑی حد تک عبث معلوم ہوگی۔ بہرحال اب ہم مارچ، اپریل کے ساتھ ہی ساتھ مئی، جون کے شمارے شائع کرکے انشاءاللہ اشاعت کو بروقت لے آئیں گے۔ (ا ن - ص)

لہ اس واقعہ کو بطورِ ایک مثال کے سامنے رکھ کر سوچیے کہ پریس کو جن قوانین و ضوابط میں جکڑ دیا گیا ہے، ان میں عوام یا خود پریس کی فلاح و ترقی یا سہولت مدِنظر نہیں، بلکہ الٹا پریس ان کی وجہ سے ہمہ وقت ضابطوں کی کئی لٹکتی ہوئی تلواروں کے نیچے اپنے آپ کو معرضِ ابتلا میں گھرا محسوس کرتا ہے۔ اور کہیں نہ کہیں سے کوئی راستہ ایسا آئے دن نکل سکتا ہے کہ کسی جریدے کا ڈکلریشن منسوخ کر دیا جائے، یا کم سے کم اسے کسی پریشان کن صورتِ حالات کے چکر میں ڈالا جا سکے۔